ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 19 مارچ 1965

عزت مآب مہارانی منڈالسا دیوی و دیگراں

بنام

ایم رام نارائن (پی) لمیٹڈ و دیگراں

[کے سبا راؤ، جے سی شاہ اور آر ایس بچاوت، جسٹسز]

ضابطہ اخلاق دیوانی، 1908 (ایکٹ 5، سال 1908)، ذیلی دفعات 87، B-87 آرڈر 21، قاعدہ 50 (2) اور آرڈر 30-شراکتداروں کی خلاف عمل درآمد حکمران ہندوستان ریاست کا ایک شراکتدار-شراکتداروں کی ذمہ داریاں-دفاع کی دستیابی-ریاستی حکومت کو تحفظ-کیا دیگراں کو بھی دستیاب ہیں۔

ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 30 کے تحت مدعاعلیہ نمبر 1 فرم نے ایک اور فرم پر مقدمہ دائر کیا جس میں اپیل گزار اور ایک سابق بھارتی ریاست کا حکمران شراکت دار تھے۔ ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ B-87 کے تحت مقدمہ کے قیام کے لئے مرکزی حکومت کی رضامندی حاصل نہیں کی گئی تھی۔ فرم نے ذمہ داری قبول کی اور عدالت نے ایک ڈگری جاری کیا اور ہدایت کی کہ ڈیکریٹل کی رقم مخصوص اقساط میں ادا کی جائے گی۔ کمپنی کی جانب سے قسطوں کی ادائیگی میں ناکامی پر ضابطہ فوجداری کے آرڈر 21 قاعدہ 50 (2) کے تحت درخواست دائر کی گئی تھی جس میں درخواست گزاروں کے خلاف ڈگری پر عمل درآمد کی اجازت مانگی گئی تھی۔ عدالت نے درخواست منظور کرلی۔ ہائی کورٹ نے اپیل گزاروں کی اپیل مسترد کردی تھی۔

سرٹیفکیٹ کے ذریعہ اپیل پر؛

حکم ہوا کہ: -(i) جہاں تک حکمران کے خلاف مقدمہ تھا وہ نااہل تھا اور فرم کے ڈگری نامہ جہاں تک ذاتی طور پر اس کے ڈگری تھا، کالعدم تھا۔ مرکزی حکومت کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

مطلوبہ رضامندی کی عدم موجودگی میں حکمراں کے خلاف مقدمہ دفعہ 87 کے ساتھ دفعہ 87-B کے ساتھ ممنوع قرار دیا گیا تھا۔

(ii) مدعا علیہ نمبر 1 کی جانب سے حکم 21 قاعدہ 50 (2) کے تحت دوسرے شراکت داروں کے خلاف ڈگری پر عمل درآمد کی اجازت کی درخواست قابل سماعت تھی۔[427 G]

کوڈ کے آرڈر 30 کی دفعات کے تحت ایک ایسی فرم کے خلاف مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے جس کے شراکتدار پر مقدمہ دائر کرنے یا اسے مقروض قرار دینے کے قابل نہیں ہے، اور اس طرح کے مقدمے میں دوسرے شراکتدار اور شراکت داری کے اثاثوں کے خلاف قابل نفاذ حکم جاری کیا جاسکتا ہے۔[427 B]

مقدمہ قانون کا حوالہ دیا گیا۔

(iii) آرڈر 21 قاعدہ 50(2) کے تحت درخواست میں فیصلہ دینے والا شخص گٹھ جوڑ، دھوکہ دہی یا اسی طرح کی دیگر باتوں کی بنیاد پر ڈگری پر سوال اٹھا سکتا ہے لیکن اس لیے کہ مقدمے کی دوبارہ سماعت نہ کی جائے یا اپنے اور اپنے دیگر شراکت داروں کے درمیان مسائل نہ اٹھائے جائیں۔[428 A]

فیصلہ دینے والے کو قانون کے تحت خصوصی تحفظ کی درخواست اٹھانے کا بھی حق حاصل تھا۔ اور اس بنیاد پر درخواست کا دفاع بھی کر سکتے ہیں کہ اس کے خلاف نافذ کیے جانے والے ڈگری کو کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے۔ لیکن فوری معاملے میں کوئی بھی اپیل کنندہ کسی خصوصی تحفظ کا حقدار نہیں تھا۔ اور نہ ہی یہ الزام لگایا گیا تھا کہ مدعا علیہ نمبر 1 کسی دھوکہ دہی یا ملی بھگت میں فریق تھا یا اس نے دھوکہ دہی یا ملی بھگت کے ذریعہ ڈگری حاصل کیا تھا،[428 B,C]

گمبھیر مل پانڈیا بمقابلہ جے کے جوٹ ملز کمپنی لمیٹڈ، کانپور [1963] 3 S.C.R 190 پر بھروسہ کیا گیا تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 130، سال 1964.

بمبئی ہائی کورٹ کے 21 نومبر 1958 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل نمبری 31 سال 1958 میں اپیل کی گئی۔

ڈی این مکھرجی، اپیل کنندگان کے لیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندہ نمبر 1 کے لئے جی ایس پاٹھک، ایس این اینڈ لے اور رامیشور ناتھ۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بچاوت نے سنایا۔

بچاوت، جسٹس۔ سرمور کے مہاراجہ سر راجندر پرکاش بہادر مہاراجہ، سرمور کی مہارانی منڈالسا کماری دیبی راج ماتا، چھوٹا ادے پور کی مہارانی پریم لتا دیبی، جھری پانی کی میاں صاحبہ شیبا کماری دیبی، میجر راؤ راجا سریندر سنگھ، جگت پرشاد، شیب چندر کمار، پردومن کمار اور دیاوتی رانی نے میسرز کے نام اور انداز کے تحت مشترکہ شراکت داری میں کاروبار کیا۔ مدعاعلیہ نمبر 1، رام نارائن (پرائیویٹ) لمیٹڈ نے بمبئی ہائی کورٹ کے اصل حصے میں میسر جگت سن انٹرنیشنل کارپوریشن کے خلاف سمری مقدمہ نمبر 162، سال 1957 قائم کیا، جس میں 1,96,831.58 نئے پیسے کے لئے منی آرڈر کا دعوی کیا گیا تھا۔ یہ مقدمہ اس الزام پر قائم کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ نمبر 1 اور فرم نے 26 ستمبر 1956 کو تحریری طور پر ایک معاہدہ کیا تھا، جس میں مدعاعلیہ نمبر 1 نے فرم کو فنانس فراہم کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی، معاہدے کے تحت لین دین کے نتیجے میں فرم سے مدعاعلیہ نمبر 1 کو 1،96،831.58 روپے کی رقم واجب الادا تھی۔ اور فرم کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزیوں کے پیش نظر، معاہدہ ختم کر دیا گیا ہے۔ مقدمے کے ادارے کے لئے مرکزی حکومت کی رضامندی حاصل نہیں کی گئی تھی، حالانکہ سرمور کے مہاراجہ ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 87B کے معنی کے تحت سابق ہندوستانی ریاست کے حکمران ہیں۔ مقدمے کا سمن شیب چندر کمار کو فرم کے شراکتدار کی حیثیت سے اور شراکتداری کاروبار کا کنٹ قاعدہ یا انتظام رکھنے والے شخص کی حیثیت سے جاری کیا گیا تھا۔ 15 جولائی 1957 کو مدعاعلیہ نمبر 1 کی جانب سے فیصلہ سنانے کے سمن کی سماعت کے دوران فرم نے اپنی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے قسطوں کے لیے درخواست دی اور عدالت نے 1,89,643.98 نئے پیسے اور مزید سود کا حکم جاری کیا اور ہدایت دی کہ ڈیکریٹل کی رقم مخصوص قسطوں میں ادا کی جائے گی۔ فرم نے ڈگری کے تحت ادا کی جانے والی قسطوں کی ادائیگی میں ڈیفالٹ کا ارتکاب کیا۔ 13 دسمبر 1957. کو مدعاعلیہ نمبر 1 نے ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 21 قاعدہ 50(2) کے تحت (1) مہارانی منڈالسا کماری دیبی، (2) مہارانی پریم لتا دیبی، (3) میاں صاحبہ شیبا کماری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیبی، (4) میجر راؤ راجا سرندر سنگھ، (5) جگت پرشاد، (6) پردومن کمار اور (7) دیاوتی رانی کے خلاف ڈگری پر عمل درآمد کے لیے درخواست دائر کی۔ فرم میں شراکت دار درخواست کے مخالف فریقوں نے ایک حلف نامہ داخل کرتے ہوئے الزام لگایا کہ ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 86 کے تحت مرکزی حکومت کی مطلوبہ رضامندی کی عدم موجودگی میں مقدمہ اور اس میں کی جانے والی تمام کارروائی نااہل ہے۔ (2) جگت پرشاد اور شیب چندر کمار نے 26 ستمبر 1956 کو معاہدہ کیا اور اس کے تحت حاصل ہونے والی رقم کو دوسرے شراکت داروں کے ساتھ دھوکہ دہی میں استعمال کیا اور ان کے اختیار کے بغیر شیب چندر کمار نے بے ایمانی اور دھوکہ دہی کے ساتھ دوسرے شراکت داروں سے مقدمہ کے ادارے کی حقیقت کو چھپایا اور مقدمے میں ایک رضامندی کے ڈگری میں جمع کرائے گئے دوسرے شراکت داروں کے اختیار اور علم کے بغیر۔

18 مارچ، 1958 کے ایک حکم کے ذریعہ، ہائی کورٹ کے ایک فاضل سنگل جج نے حلف نامہ میں تمام دلیلوں کو مسترد کر دیا، اور ضابطہ سول پروسیجر کے آرڈر 21، قاعدہ 50(2) کے تحت درخواست کی اجازت دے دی۔ فاضل سنگل جج نے کہا کہ (1) دفعہ 86 اور دفعہ 87B کے تحت مطلوبہ رضامندی کی عدم موجودگی کی خرابی اس ڈگری کو کالعدم قرار نہیں دیتی اور اس اعتراض کو عملدرآمد کی کارروائی میں نہیں لیا جا سکتا۔ (2) ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 21، قاعدہ 50 (2) کے تحت کارروائی میں مقدمے میں دعوے کی خوبیوں کے دیگر دفاع پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ مہارانی منڈالسا اکماری دیبی، مہارانی پریم لتا دیبی، میجر راؤ راجا سریندر سنگھ اور میاں صاحبہ شیبا کماری دیبی کی اپیل کو ہائی کورٹ کی ایک بنچ نے 21 نومبر 1958 کو خارج کر دیا تھا۔ اپیلیٹ کورٹ نے کہا کہ (1) اگرچہ فرم کے ڈگری نامہ سرمور کے مہاراجہ سمیت اس کے تمام شراکت داروں کے خلاف تھا۔ اور اگرچہ سرمور کے مہاراجہ کے ڈگری نامہ کالعدم ہو سکتا ہے، لیکن فرم کے دوسرے شراکت داروں کے ڈگری درست تھا، اور (2) اپیل کنندگان ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 21، قاعدہ 50 (2) کے تحت درخواست پر دعوے کے میرٹ کے مطابق دیگر دفاع

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرنے کے حقدار نہیں تھے۔ اپیل گزار اب ہائی کورٹ کے ذریعہ دیئے گئے سرٹیفکیٹ کے تحت اس عدالت میں اپیل کرتے ہیں۔

درخواست گزاروں کی طرف سے جناب ڈی این مکھرجی نے دلیل دی کہ (1) جگت سنز انٹر نیشنل کارپوریشن کی فرم کے خلاف مقدمہ اس کے تمام شراکت داروں کے خلاف مقدمہ ہے اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ 86 اور دفعہ B-87 کے تحت مطلوبہ رضامندی کی عدم موجودگی میں یہ مقدمہ سرمور کے مہاراجہ کے خلاف قابل نہیں ہے۔ اور اس کے خلاف بغاوت رد اور کالعدم۔ (2) اس کے نتیجے میں ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 30 کی دفعات کے تحت فرم کے خلاف مقدمہ قابل نہیں تھا اور مقدمے میں منظور کردہ ڈگری مکمل طور پر کالعدم تھا، فرم کے ڈگری نامہ نہ ہونے کا ڈگری آرڈر 21، قاعدہ 50، ضابطہ اخلاق دیوانی کی مشینری کا سہارا لے کر نافذ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور ضابطہ دیوانی کے حکم 21، قاعدہ 50(2) کے تحت درخواست گزاروں کے خلاف درخواست قابل سماعت نہیں تھی۔ اور (3) درخواست گزار حکم 21 کے تحت ایک درخواست میں اپنی ذمہ داری سے اختلاف کرنے کے حقدار تھے۔ ضابطہ اخلاق دیوانی کے قاعدہ 50(2) میں ان کی طرف سے حلف نامہ کے میدان میں اٹھائے گئے تمام بنیادوں پر اور عدالت کو ان تمام سوالوں پر مقدمہ چلانا اور فیصلہ کرنا چاہئے تھا۔

مسٹر ڈی این مکھرجی کی پہلی دلیل کے جواب میں مسٹر اینڈلے نے دلیل دی کہ ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 30 کے تحت مقدمہ کے مقاصد کے لئے جگت سنز انٹر نیشنل کارپوریشن کی فرم اپنے شراکت داروں سے الگ اور الگ قانونی ادارہ ہے ، اور ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ B-87 کے ساتھ دفعہ 86 کے تحت اپنے شراکت داروں میں سے ایک کے خلاف مقدمہ کرنے کے لئے مرکزی حکومت کی رضامندی حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اس طرح کے مقدمے کے ادارے کے لئے. مسٹر اینڈلے نے دولی چند لکشمی نارائن بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، ناگپور ([3]) میں داس، جے کے مشاہدات پر بھروسہ کیا کہ سہولت کی خاطر، ضابطہ فوجداری کے آرڈر 30 میں ایک فرم کو فرم کے نام پر مقدمہ کرنے یا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دی گئی ہے جیسے کہ وہ ایک کارپوریٹ ادارہ ہو۔ اس قانونی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لڑائی کے مطابق قاعدہ 3 شراکتداریا شراکتداری کاروبار کا قاعدہ یا انتظام رکھنے والے شخص کو سمن جاری کرنے کی اجازت دیتا ہے، قاعدہ 4 ادارے کے سامنے شراکتدار کی موت یا مقدمہ زیر التوا ہونے کے باوجود متوفی شراکتدار کے قانونی نمائندوں کو مقدمے میں فریق کے طور پر شامل کیے بغیر فرم کے نام پر مقدمہ جاری رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور قاعدہ 9 کسی فرم اور اس کے ایک یا ایک سے زیادہ شراکت داروں کے درمیان اور ایک یا ایک سے زیادہ مشترکہ شراکت داروں والی فرموں کے درمیان مقدمے کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن قانونی لڑائی کو زیادہ دور نہیں لے جانا چاہئے۔ کچھ مقاصد کے لئے قانون نے ایک فرم کو محدود شخصیت دی ہے، دیکھیں بھگنگی مرارجی گوکلداس بمقابلہ ایلمبک کیمیکلز ورکس کمپنی ([2])، لیکن یہ فرم قانونی ادارہ نہیں ہے، دیکھیں پرشوتم امید بھائی اینڈ کمپنی بمقابلہ میسرز منی لال اینڈ سنز ([3])، لنڈلے آن پارٹنرشپ، 12 ویں باب، صفحہ 27-28. جن افراد کو انفرادی طور پر شراکتدار کہا جاتا ہے انہیں اجتماعی طور پر ایک فرم کہا جاتا ہے، اور جس نام کے تحت ان کا کاروبار چلایا جاتا ہے اسے فرم نام کہا جاتا ہے: انڈین شراکتداری ایکٹ، 1932 کی دفعہ 4 دیکھیں۔ ضابطہ اخلاق دیوانی کا آرڈر 30، قاعدہ 1 دو یا دو سے زیادہ افراد کو شراکت دار ہونے یا اس کے ذمہ دار ہونے اور ہندوستان میں کاروبار کرنے کے قابل بناتا ہے۔ یا اس فرم کے نام پر مقدمہ چلایا جائے جس کے وہ عمل کے مقصد کے حصول کے وقت شراکت دار تھے۔ اصول سے پتہ چلتا ہے کہ انفرادی شراکت دار اپنے اجتماعی فرم کے نام پر مقدمہ کرتے ہیں یا مقدمہ دائر کرتے ہیں۔ قاعدہ 2 میں کہا گیا ہے کہ مدعی فرم کے شراکت داروں کے نام ظاہر کرنے پر مقدمہ اس طرح آگے بڑھتا ہے جیسے انہیں مدعی کے طور پر نامزد کیا گیا ہو۔ قاعدہ 6 میں کہا گیا ہے کہ فرم کے نام پر مقدمہ دائر کرنے والے افراد کو انفرادی طور پر اپنے نام پر ظاہر ہونا چاہئے۔ اس طرح کسی فرم کے نام پر یا اس کے نام پر مقدمہ دراصل اس کے تمام شراکت داروں کے نام پر یا اس کے نام پر ہے، دیکھیں روڈریگز بمقابلہ سپیئر برادرز ([4])، پرشوتم امید بھائی اینڈ کمپنی بمقابلہ میسرز منی لال اینڈ سنز ([3]) صفحہ 991، 995، 993 پر. لہذا فرم کے خلاف مقدمہ بھی واقعی فرم کے تمام شراکت داروں کے خلاف مقدمہ ہے۔ ویسٹرن نیشنل بینک آف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سٹی آف نیویارک بمقابلہ پیریز، ٹریانا اینڈ کمپنی([1]) میں، عزت ماب جسٹس لنڈلے نے کہا:

"جب کسی فرم کا نام استعمال کیا جاتا ہے، تو یہ صرف ان افراد کو ظاہر کرنے کا ایک آسان طریقہ ہے جو اس وقت فرم کو تشکیل دیتے ہیں جب یہ نام استعمال کیا جاتا ہے، اور ایک مدعی جو اپنی فرم کے نام پر شراکت داروں پر مقدمہ کرتا ہے وہ ان پر انفرادی طور پر مقدمہ کرتا ہے، بالکل اتنا ہی جیسے اس نے ان سب کے نام بتادیے ہوں۔"

مقدمے میں منظور کیا گیا ڈگری، اگرچہ فرم کے خلاف شکل میں ہے، درحقیقت تمام شراکت داروں کے خلاف ایک ڈگری ہے. لوویل اینڈ کرائسٹ ماس بمقابلہ بیوچیمپ([2])لارڈ ہرشل، ایل سی نے کہا:

"اگرچہ فرم کے نام پر فرم کے خلاف فیصلہ سنایا جاسکتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ ان تمام افراد کے خلاف فیصلہ ہے جو حقیقت میں فرم کے ممبر ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح کا فیصلہ موجود ہے کہ درآمد برامد کا حق اس کی پیروی کرتا ہے"۔

جگت سنز انٹرنیشنل کارپوریشن کا فرم نام سرمور کے مہاراجہ پر اتنا ہی لاگو ہوتا ہے جتنا دیگر شراکت داروں پر۔ جب مدعاعلیہ نمبر 1 نے جگت سنز انٹرنیشنل کارپوریشن کی فرم پر مقدمہ دائر کیا تو اس نے سرمور کے مہاراجہ اور دیگر تمام شراکت داروں کے خلاف اس طرح مقدمہ دائر کیا جیسے مدعی نے ان کے نام بتا دیے ہوں، اور مقدمے میں منظور کردہ ڈگری درحقیقت سرمور کے مہاراجہ سمیت فرم کے تمام شراکت داروں کے خلاف ایک ڈگری ہے۔ اب، سرمور کے مہاراجہ ایک سابق ہندوستانی ریاست کے حکمران ہیں، اور ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 87-B کے ساتھ دفعہ 86 کو مرکزی حکومت کے حکم کے علاوہ ان کے خلاف مقدمہ چلانے سے روک دیا گیا ہے۔ سرمور کے مہاراجہ کے خلاف مقدمہ قائم کرنے کے لئے ایسی کوئی رضامندی نہیں دی گئی تھی۔ مرکزی حکومت کی مطلوبہ رضامندی کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدم موجودگی میں، ایک مقدمہ، جو حقیقت میں، اگرچہ شکل میں نہیں ہے، سر مور کے مہاراجہ کے خلاف مقدمہ ہے، دفعہ 86 اور دفعہ B-87 کے ذریعہ ممنوع ہے۔ دیکھیے گائیکوار بڑودہ اسٹیٹ ریلوے بمقابلہ حافظ حبیب الحق([3]) نیتجتاً، جہاں تک یہ مقدمہ سر مور کے مہاراجہ کے خلاف تھا، نااہل تھا اور فرم کے ڈگری جہاں تک ذاتی طور پر ان کے ڈگری ہے، کالعدم تھا۔ لہٰذا مسٹر مکھرجی کی پہلی دلیل درست ہے اور اسے قبول کیا جانا چاہیے۔

لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ مسٹر مکھرجی کی دوسری دلیل کو مسترد کر دینا چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک عام معاملے میں جہاں کسی فرم کے تمام شراکت داروں کے خلاف مقدمہ چلایا جا سکتا ہے اور انہیں فیصلہ کن قرض دہندہ قرار دیا جا سکتا ہے، ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 30 کے تحت کسی فرم کے خلاف مقدمہ دائر کیا جا سکتا ہے اور ڈگری حاصل کیا جا سکتا ہے، اور اس طرح کے ڈگری کو آرڈر 21 ضابطہ اخلاق دیوانی کا قاعدہ 50 کے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے شراکت دار کی جائیداد کے خلاف اور تمام شراکت داروں کے خلاف نافذ کیا جا سکتا ہے۔۔

لیکن ایسے غیر معمولی معاملے ہو سکتے ہیں جہاں ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 30 کی دفعات کے تحت کسی فرم کے خلاف مقدمہ دائر کیا جاتا ہے، اور یہ پایا جاتا ہے کہ اس کے شراکت داروں میں سے کسی پر مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا ہے یا اسے فیصلہ دہندہ قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا، ایک نوزائیدہ بچے کا معاملہ لے لیجئے جو انگریزی قانون کے تحت کسی فرم میں شراکت دار ہو سکتا ہے، لیکن اگرچہ شراکت دار ہے، لیکن تجارت کے ذریعے قرضوں کا معاہدہ نہیں کر سکتا اور اس طرح کے قرضوں کے سلسلے میں مقروض ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ لوویل اینڈ کرسمس بمقابلہ بیوچیمپ([1]) میں ہاؤس آف لارڈز نے کہا کہ ایک فرم کا قرض دہندہ جس کا ایک بچہ شراکت دار تھا فرم کے نام پر فرم کے خلاف رٹ جاری کر سکتا ہے، اور اس طرح کے مقدمے میں نوزائیدہ شراکتدار کے علاوہ مدعا علیہ فرم کے خلاف فیصلہ وصول کیا جا سکتا ہے، اور اگر فرم کے خلاف کسی فیصلے پر غلط طور پر دستخط کیے گئے تھے تو، اس طرح کے فیصلے میں مناسب ترمیم کی جا سکتی ہے تا کہ اسے نوزائیدہ ساتھی کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

علاوہ کسی اور فرم کے خلاف فیصلہ بنایا جا سکے۔ اس معاملے میں طے شدہ درست نقطہ اس ملک میں پیدا نہیں ہو سکتا ہے، کیونکہ ہمارے قانون کے تحت، ایک نابالغ کسی فرم میں شراکت دار نہیں ہو سکتا ہے، حالانکہ وہ شراکت داری کے فوائد کے لئے اشتہاری ہو سکتا ہے. لیکن اس مقدمہ سے پتہ چلتا ہے کہ کسی فرم کا قرض دہندہ جس کے شراکتدار میں سے کسی ایک کو قرض دہندہ قرار نہیں دیا جا سکتا ہے، ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 30 کے تحت فرم کے نام سے کسی فرم کے خلاف مقدمہ دائر کر سکتا ہے، اور اس طرح کے مقدمے میں شراکتدار کے علاوہ کسی اور فرم کے ڈگری نامہ حاصل کر سکتا ہے جسے قرض دہندہ قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ ایک بار پھر، ایک ایسی صورت اختیار کریں جہاں کسی فرم کا قرض دہندہ کسی فرم کے خلاف مقدمہ چلاتا ہے اور کارروائی کی وجہ کے حصول کے وقت اس کا ایک شراکت دار مقدمہ کے ادارے کے وقت مر چکا ہوتا ہے۔ فرم کے خلاف مقدمہ دراصل ان تمام شراکتداروں کے خلاف مقدمہ ہے جو کارروائی کے وقت اس کے شراکت دار تھے جن میں مردہ شراکتدار بھی شامل تھا۔ ضابطہ اخلاق دیوانی کا آرڈر 30، قاعدہ 4 قرض دہندہ کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ متوفی شراکتدار کے قانونی نمائندے میں شامل ہوئے بغیر فرم کے نام پر فرم کے خلاف مقدمہ قائم کر سکے۔ لہٰذا یہ مقدمہ قابل ہے، لیکن کوئی مقدمہ قائم نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کسی مردہ شخص کے خلاف کوئی ڈگری حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اس طرح کے مقدمے میں منظور ہونے والا حکم شراکت داری اور تمام زندہ شراکت داروں کو پابند کرے گا، لیکن مرنے والے شراکتدار کی علیحدہ جائیداد کو متاثر نہیں کرے گا۔ ایلس بمقابلہ ویڈسن (4)، عزت ماب جسٹس رومر نے مشاہدہ کیا:

> "اب موت کے سوال پر غور کریں۔ فرض کریں کہ کوئی شراکتدار کارروائی سے پہلے ہی مر جاتا ہے، اور فرم کے نام پر فرم کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ جہاں تک اس کی ذاتی جائیداد کا تعلق ہے تو مردہ شخص اس کارروائی میں فریق نہیں ہے کیونکہ مردہ شخص پر مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا، حالانکہ مردہ شخص کے قانونی ذاتی نمائندے پر مناسب مقدمہ دائر کیا جا سکتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔ اس صورت میں کارروائی صرف زندہ ساتھیوں کے خلاف کارروائی ہوگی ...... اگر کسی بند شدہ شراکتدار کے قانونی ذاتی نمائندوں کو واضح طور پر مدعاعلیہ کے طور پر شامل نہیں کیا جاتا ہے۔"

اور فرم کے نام پر فرم کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے، پھر صرف زندہ شراکت داروں کے خلاف فیصلہ حاصل کیا جاسکتا ہے اور ان کے خلاف اور شراکت داری کے اثاثوں کے خلاف نافذ کیا جاسکتا ہے۔ مندرجہ بالا مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ کسی ایسی فرم کے خلاف ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 30 کی دفعات کے تحت مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے جس کے شراکتدار پر مقدمہ دائر کرنے یا قرض دہندہ قرار دینے کے قابل نہیں ہے، اور اس طرح کے مقدمے میں دوسرے شراکت داروں اور شراکت داری کے اثاثوں کے خلاف قابل نفاذ حکم جاری کیا جاسکتا ہے۔ اب اس معاملے میں مدعاعلیہ نمبر 1 نے جگت سنز انٹرنیشنل کارپوریشن کی فرم پر ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 30 کی دفعات کے تحت مقدمہ دائر کیا ہے۔ فرم کے اثاثے اور اس کے تمام شراکت دار مشترکہ طور پر اور متعدد طور پر فرم کے قرضوں کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہیں. یہاں تک کہ سرمور کے مہاراجہ بھی مشترکہ طور پر اور کئی طرح سے فرم کے قرضوں کے ذمہ دار ہیں۔ صرف مرکزی حکومت کی رضامندی کے بغیر ان کے خلاف مقدمہ چلانے پر ضابطہ فوجداری کی دفعہ 86 اور دفعہ 87B کے تحت پابندی عائد ہے۔ چونکہ مقدمہ مرکزی حکومت کی مطلوبہ رضامندی کے بغیر قائم کیا گیا تھا، لہذا سرمور کے مہاراجہ کے خلاف مقدمہ میں کوئی حکم جاری نہیں کیا جاسکتا تھا۔ لیکن سرمور کے مہاراجہ کے علاوہ کسی اور فرم کے خلاف مقدمہ قابل تھا، اور سرمور کے مہاراجہ کے علاوہ کسی اور فرم کے خلاف حکم نامہ پاس کیا جاسکتا تھا، اور اس طرح کے ڈگری پر عمل کرتے ہوئے شراکتی جائیداد اور دیگر شراکت داروں کے خلاف عمل کیا جاسکتا تھا۔ ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 21، قاعدہ 50 کا طریقہ کار۔ یہ درست ہے کہ جواب دہندہ نمبر 1 نے جگاتسن انٹرنیشنل کارپوریشن کی فرم کے خلاف محض ایک ڈگری حاصل کی تھی، لیکن اس ڈگری میں مناسب ترمیم کی جانی چاہیے تاکہ اسے مہاراجہ مہاراجہ کے علاوہ جگاتسن انٹرنیشنل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کارپوریشن کی فرم کے خلاف حکم نامہ بنایا جا سکے۔ اس طرح پڑھا جانے والا ڈگری ایک درست ڈگری ہے جو ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 21، قاعدہ 50 کی مشینری کا سہارا لے کر شراکت داری کی جائیداد اور فرم کے دیگر شراکت داروں کے خلاف عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ آرڈر 21، قاعدہ 50(2) کے تحت جواب دہندہ نمبر 1 کی درخواست دیگر شراکت داروں کے خلاف حکم نامے پر عمل درآمد کی اجازت کے لیے، اس لیے قابل عمل ہے۔ اس لیے مسٹر مکھرجی کی دوسری دلیل کو رد کر دینا چاہیے۔

مسٹر مکھرجی کی تیسری دلیل یہ سوال اٹھاتی ہے کہ ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 21، قاعدہ 50(2) کے تحت کسی درخواست پر مدعا علیہ کیا دفاع کر سکتا ہے۔ اس نکتے پر قانون اب اچھی طرح طے شدہ ہے۔ گمبھیر مل پانڈیا بمقابلہ جے کے جوٹ ملز کمپنی لمیٹڈ، کانپور ([1]) میں جسٹس ہدایت اللہ، نے عدالت کی طرف سے بات کرتے ہوئے کہا:

> "...... بنیادی طور پر کوشش کرنے کا سوال یہ ہو گا کہ جس شخص کے خلاف ڈگری پر عمل درآمد کی کوشش کی گئی ہے وہ فرم کا شراکتدار تھا، جب کارروائی کی وجہ سامنے آئی تھی، لیکن وہ ملی بھگت، دھوکہ دہی یا اسی طرح کی بنیاد پر ڈگری پر سوال اٹھا سکتا ہے لیکن اس لئے کہ مقدمے کی دوبارہ کوشش نہ کی جائے یا اپنے اور اپنے دوسرے شراکت داروں کے درمیان معاملات کو نہ اٹھایا جائے۔"

ضابطہ اخلاق دیوانی کے ضابطہ 21، قاعدہ 50(2) کے تحت درخواست کا مدعا علیہ بھی قانون کے تحت خصوصی تحفظ کی درخواست دائر کرنے کا حق رکھتا ہے، اور اس بنیاد پر، رپورٹ کے صفحہ 205-206 پر فاضل جج نے چھٹو لال میسر اینڈ کمپنی بمقابلہ نارائن داس بیج ناتھ پرساد ([1]) کے معاملے کو ممتاز کیا۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مدعا علیہ اس بنیاد پر درخواست کا دفاع بھی کر سکتا ہے کہ اس کے خلاف نافذ کیا جانے والا ڈگری کالعدم ہے۔ اب اس معاملے میں کوئی بھی اپیل کنندہ دفعہ 86 اور ضابطہ اخلاق دیوانی کی دفعہ 87B کے تحت مقدمہ کے ادارے سے کسی خصوصی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

تحفظ کا حقدار نہیں ہے۔ سرمور کے مہاراجہ اس خصوصی تحفظ کے حقدار تھے، لیکن وہ ضابطہ فوجداری کے حکم 21، قاعدہ 50(2) کے تحت درخواست میں فریق نہیں تھے: اور نہ ہی سرمور کے مہاراجہ کے علاوہ کسی اور فرم کے ڈگری کالعدم ہے۔ درخواست گزاروں کی جانب سے دائر حلف نامہ میں یہ دلیل کافی حد تک نہیں اٹھائی گئی ہے کہ یہ ڈگری کسی ملی بھگت، دھوکہ دہی یا اسی طرح کی کسی سازش کا نتیجہ تھا۔ حلف نامہ میں غلط طور پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ پیش ہونے والے شراکتدار کے داخلے پر جاری کردہ ڈگری رضامندی کا ڈگری تھا۔ فرم کے شراکت داروں میں سے ایک شب چندر کمار کے خلاف مقدمے کے ادارے کی حقیقت کو چھپانے اور بے ایمانی کے الزامات لگائے گئے ہیں، لیکن مدعاعلیہ نمبر کے خلاف دھوکہ دہی یا ملی بھگت کا کوئی الزام عائد نہیں کیا گیا ہے، یہ الزام نہیں لگایا گیا ہے کہ مدعاعلیہ نمبر 1 کسی دھوکہ دہی یا ملی بھگت میں فریق تھا یا اس نے دھوکہ دہی یا ملی بھگت سے ڈگری حاصل کیا تھا۔ درخواست گزاروں نے الزام عائد کیا کہ ان کے شراکتدار جگت پرشاد اور شیب چندر کمار نے 26 ستمبر 1956 کو معاہدہ کیا تھا اور اس کے تحت حاصل ہونے والی رقم کو اپیل کنندگان کے ساتھ دھوکہ دہی اور ان کے اختیار کے بغیر استعمال کیا تھا، لیکن اپیل کنندگان ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 21 قاعدہ 50 (2) کے تحت درخواست میں ان درخواستوں کو اٹھانے کے حقدار نہیں ہیں۔ درخواست گزار اس وقت جگت سنز انٹرنیشنل کارپوریشن کی فرم کے شراکت دار تھے جب کارروائی کی وجہ سامنے آئی تھی۔ ملی بھگت، دھوکہ دہی یا اسی طرح کی بنیاد پر ڈگری پر سوال اٹھانے والی کسی درخواست کی عدم موجودگی میں، مدعاعلیہ نمبر 1 ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر 21، قاعدہ 50(2) کے تحت حکم کا حقدار ہے جس میں اسے فرم میں شراکت داروں کے طور پر اپیل کنندگان کے ڈگری پر عمل درآمد کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ لہٰذا مسٹر مکھرجی کی تیسری دلیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔

نتیجے میں، اپیل کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے.

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document